مفردات القرآن (اردو)
تصنیف
امام راغب اصفہانی
ترجمہ و حواشی
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہ فیروزپوری رحمہ
جلد اول
اسلامی اکادمی
۷۔ اردو بازار لاہور فون: ۷۳۵۶۹۸۷۔۰۴۲

مُفردات القُرآن (اردو)

جلد اول

تصنیف

امام راغب اصفہانی

ترجمہ و حواشی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہٗ فیروزپوری

شیخ شمس الحق

۲۸ کشمیر بلاک، اقبال ٹاؤن، لاہور

نام کتاب:

مفردات القرآن (اردو)

مصنف:

امام راغب اصفہانی

ترجمہ وحواشی:

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہ فیروزپوری

نظر ثانی:

مولانا عبدالصمد ریالوی

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

تعداد:.................... 1000

ناشر:.................... شیخ شمس الحق

مطبع:.................... عرفان افضل پریس

ملنے کا پتہ:

اسلامی اکیڈیمی، الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور

Phone: 042-7357587

جاتا ہے (جیسا کہ ابیات کے اواخر میں الف اشباع بڑھادیتے ہیں۔)

اب ب

اَلْاَبُّ: اس گھاس کو کہتے ہیں جو جانوروں کے چرنے اور کٹنے کے لیے بالکل تیار ہو یہ اَبَّ لِکَذَا اَبًّا وَاَبَابَۃً وَاَبَابًا کے محاورہ سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی کوئی کام کرنے کے لیے تیار ہوجانا کے ہیں، جیسے محاورہ ہے۔

اَبَّ اِلٰی وَطَنِہٖ وطن کا مشتاق ہوکر جانے کے لیے تیار ہوگیا۔ اَبَّ لِسَیْفِہٖ تلوار سونتنے کو مستعد ہو جانا اور اسی سے اِبَّانُ ذٰلِکَ کی ترکیب ہے جس میں اِبَّانَ بروزن فِعْلَانَ ہے، (1) یعنی وہ زمانہ جو کسی کام کرنے کے لیے بالکل مناسب ہو۔

قرآن میں ہے:

﴿وَفَاکِھَۃً وَّاَبًّا﴾ (۸۰۔۳۱) اور میوے اور چارہ۔

اب د

اَلْاَبَدُ: ایسے زمانہ دراز کے پھیلاؤ کو کہتے ہیں۔ جس کے لفظ زمان کی طرح ٹکڑے نہ کیے جاسکیں۔ یعنی جس طرح زَمَانَ کَذَا (فلاں زمانہ) کہا جاسکتا ہے اَبَدُ کَذَا نہیں بولتے، اس لحاظ سے اس کا تثنیہ اور جمع نہیں بننا چاہیے۔ اس لیے کہ اَبَدٌ تو ایک ہی مسلسل جاری رہنے والی مدت کا نام ہے جس کے متوازی اس جیسی کسی مدت کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا کہ اسے ملا کر اس کا تثنیہ بنایا جائے۔ قرآن میں ہے: (2)

﴿خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا﴾ (۹۸۔۱۱) وہ ابدالاباد ان میں رہیں گے۔

لیکن بعض اوقات اسے ایک خاص مدت کے معنی میں لے کر اٰبَادٌ اس کی جمع بنالیتے ہیں جیسا کہ اسم جنس کو بعض افراد کے لیے مختص کر کے اس کا تثنیہ اور جمع بنالیا جاتا ہے بعض علمائے لغت کا خیال ہے کہ اٰبَادٌ جمع مُوَلَّدْ ہے۔ خالص عرب کے کلام میں اس کا نشان نہیں ملتا اور اَبَدُ اٰبِدٍ وَاَبَدُ اَبِیْدٍ (ہمیشہ ہمیشہ کے لیے) میں دوسرا لفظ محض تاکید کے لیے لایا جاتا ہے۔ تَاَبَّدَا الشَّیْءُ کے اصل معنی تو کسی چیز کے ہمیشہ رہنے کے ہیں مگر کبھی عرصۂ دراز تک باقی رہنا مراد ہوتا ہے۔ اَلْاٰبِدَۃُ وحشی گائے والجمع اوابد (وحشی جانور تَاَبَّدَ الْبَعِیْرُ (وابد) اونٹ بدک کر وحشی جانور کی طرح بھاگ گیا۔ تَاَبَّدَ وَجْہُ فُلَانٍ وَاَبِدَ (اس کے چہرے پر گھبراہٹ اور پریشانی کے آثار نمایاں ہوئے) بعض کے نزدیک اس کے معنی غضب ناک ہونا بھی آتے ہیں۔ (3)

اب ق

ابق (س ص) اَلْعَبْدُ اَبَاقًا۔ غلام بھاگ گیا۔

قرآن پاک میں ہے: ﴿اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ﴾ (۳۷۔۱۰۴) جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں پہنچے اٰبِقٌ (صفت فاعلی) بھاگا ہوا غلام والجمع

---

(1) وعند البعض وزن فِعَّال: النون اصلیة ...... اللسان والنھایة (ابن)

(2) وفی حدیث الحج أَلِعَامِنَا ھٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ بَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ اللسان (ابد).

(3) قال فی اللسان واَبِدَ علیه اَبَدًا غضب وفی اتباع فی الغیب (ص ۱۱) عَبِدَ علیه واَبِدَ وھما واحد غضب علیه فھما ای العین والھمزة من الابدال والمزدوج وجمع ایضًا الابدال لابی الطیب ج: ص ۱۰، ۶۱ والنوادر لابی سھل ۷۸۔۱۸۷.